

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](https://doi.org/10.3006-3329)

ISSN E : [3006-3337](https://doi.org/10.3006-3337)

بچوں کی تربیت اور اخلاقی اقدار کی تشکیل: والدین کے کردار کا تجزیہ

Education of children and formation of moral values: An analysis of the role of parents

Aniba Gulzar

Ms Scholar Superior University, Lahore
anibagulzar99@gmail.com

Dr. Neelam Bano

Assistant Professor Superior University Lahore
Neelam.bano@superior.edu.pk

Hafiz Muhammad Bashir Haidri

Ph.D Scholar Superior University, Lahore
hmbashirhaidri@gmail.com

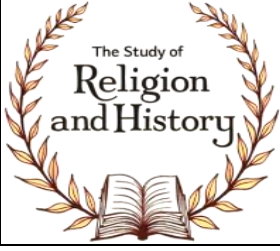
Abstract

This study explores the essential role that parents play in the whole development and behavioral development of their kids, therefore establishing the impact of parents as a foundation in building a child's personality and moral foundation. It investigates especially educational, social, and religious perspectives. Emphasizing the need to teach Islamic principles, respect, and tolerance for beneficial societal influence, the study ties parenting approaches to children's psychology and morals. Moreover, the research shows the importance of parents serving as role models in the transmission of moral values. The life of the messenger of Allah (PBUH) is a role model by which parents can train their children according to Islamic law's which is beneficial in the strong upbringing of the children.

According to the study, a balanced strategy for parenting characterized by love, support, and moral direction helps to produce emotionally strong and ethically grounded individuals. It highlights the exemplary role of the holy prophet Muhammad ﷺ as a model of loving parenting and provides parents with direction to improve their practices using efficient communication, empathy, and moral leadership, so generating an environment that greatly supports the development and progress of their children.

Keywords:

Child education, Parental Role, Moral Values, Character Development



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

تعارف

بچوں کی تربیت اور اخلاقی اقدار کی تشکیل ایک نہایت اہم موضوع ہے جو ہماری زندگی اور معاشرے کی بنیادی اصولوں سے متعلق ہے بچوں کی تربیت اور اخلاقی اقدار کی تشکیل کی ذمہ داری والدین اساتذہ کرام اور معاشرت پر عائد ہوتی ہے۔ اس تحریر میں ہم قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں بچوں کی تربیت اور اخلاقی اقدار کی تشکیل کے اصول اور ضوابط پر غور کریں گے سب سے پہلے اس بات کی معرفت حاصل کرنا ضروری ہے کہ بچوں کی تربیت اور اخلاقی اقدار کی تشکیل ایک اہم ترین فریضہ ہے جسے اسلام نے بہت زیادہ اہمیت دی ہے بچے ہمارے مستقبل کے معمار ہیں اور ان کی تربیت ہمارے معاشرے کی بنیاد ہے قرآن مجید اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بچوں کی تربیت کے متعلق کئی احکامات اور نصیحتیں موجود ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اولاد کی تربیت کے بارے میں واضح ارشادات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

” قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقْوُذْهَا النَّاسُ
وَ الْجَارَةُ ۝ 1“

ترجمہ: ”اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر و تشریح میں فرمایا کہ:

”علموہم وأدبوہم“

”ان (اپنی اولاد) کو تعلیم دو اور ان کو ادب سکھاؤ۔“

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص پر فرض ہے کہ اپنے بیوی بچوں کو فرائض شرعیہ اور حلال و حرام کے احکام کی تعلیم دے اور اس پر عمل کرانے کے لیے کوشش کرے۔ اولاد کی تربیت کی اہمیت کا اندازہ ان

احادیث سے بھی ہوتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

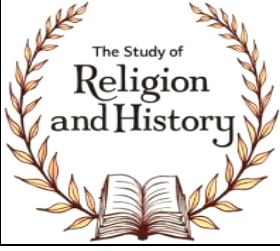
”مَا نَحَلَ وَالِدٌ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنِ“²

”کوئی باپ اپنی اولاد کو اس سے بہتر عطیہ نہیں دے سکتا کہ اس کو اچھے آداب سکھادے۔“

یعنی اچھی تربیت کرنا اور اچھے آداب سکھانا اولاد کے لیے سب سے بہترین عطیہ ہے۔

”عن ابن عباس قالوا: يا رسول الله! قد علمنا ما حق الوالد فما حق

الولد؟ قال: أن يحسن اسمه ويحسن أدبه.“³



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! والدین کے حقوق تو ہم نے جان لیے، اولاد کے کیا حقوق ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ یہ ہے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور اس کی اچھی تربیت کرے۔“

بچوں کی روحانی تربیت اور والدین کا کردار

بچوں کی تربیت میں گھر کے ماحول کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ بچوں کی بہتر تربیت کے لئے گھر کے ماحول کو خوشگوار بنانا نہایت ضروری ہے گھریلو جھگڑے اور ناچاقیاں گھر کی فضاء کو مکدر بنا دیتے ہیں بچے ایسے ماحول کا اثر لیتے ہیں اور ان میں بہت سی بری عادات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور اخلاقی خرابیاں جڑ پکڑ لیتی ہیں۔ گھر کے ماحول کو بہتر بنانے میں نماز کی بے پناہ اہمیت ہے۔ پورے گھر میں نماز وقت پر ادا کی جائے۔ گھر کے تمام افراد نمازی ہوں تو بچے کا ذہن دین کی طرف راغب ہو گا۔ اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام بھی ہونا چاہئے اگر ہر روز گھر میں باقاعدگی سے قرآن مجید کی تلاوت ہو تو اس سے بچوں کی روحانی اور اخلاقی تربیت ہوتی ہے۔ بچوں کو بہلانے کے لئے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے گھریلو ماحول کو جھوٹ سے پاک رکھنا لازمی ہے تاکہ بچوں کو شروع سے ہی سچ بولنے کی عادت پیدا ہو۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ بچوں کو اکثر اوقات سچ کے فوائد اور جھوٹ کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے۔ اس لیے والدین کو بچوں کی حسن تربیت کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اسی کا

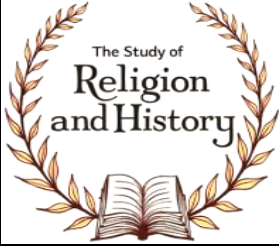
آنحضرت ﷺ حکم فرماتے ہیں، ارشاد گرامی ہے:

أَنَّسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْرَمُوا
أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ. 4

حضرت انس بن مالک (رض) بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا
اپنی اولاد کا خیال رکھو اور ان کو اچھے آداب سکھاؤ۔

اولاد کی اخلاقی تربیت اور والدین کا کردار :

اخلاقی تربیت وہ عمل ہے جس کے ذریعے بچے کو اچھے اور برے کی پہچان، صحیح اور غلط کے درمیان تمیز اور معاشرتی اور اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس عمل میں والدین کا کردار



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

بنیادی اور کلیدی ہوتا ہے، کیونکہ والدین بچے کی پہلی درسگاہ ہیں اور بچے کی شخصیت کی تشکیل میں ان کا سب سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

اکمل المؤمنین ایمانا احسنہم خلقا - 5

مؤمنین میں سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہو۔

گویا اخلاق کی بلندی سے ایمان کی بلندی مشروط ہے۔ تعمیر اخلاق و کردار کی ترغیب کے لیے آپ ﷺ نے ایک اور انداز سے فرمایا کہ:

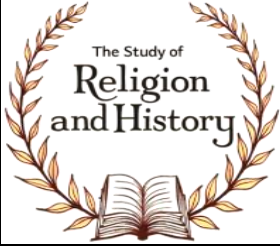
ما من شیء اثقل فی المیزان من حسن الخلق ان المؤمن لیدرک بحسن خلقه درجہ الصائم القائم -

ترازو میں اچھے اخلاق سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں۔ بیشک مؤمن اچھے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نماز والے کا درجہ پاتا ہے۔

بچے کی زندگی میں سب سے پہلی تربیت والدین سے شروع ہوتی ہے۔ ابتدائی عمر میں جو رویے اور اخلاق والدین اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں، وہ بچے کی شخصیت کا حصہ بن جاتے ہیں۔ بچے فطری طور پر اپنے والدین کی نقل کرتے ہیں اور ان کے رویوں سے سیکھتے ہیں۔ اس لیے والدین کا رویہ اور ان کی اخلاقیات بچوں پر گہرے اثرات ڈالتی ہیں۔ بچے ہمیشہ اپنے والدین کی طرف دیکھتے ہیں اور ان کے عمل سے سیکھتے ہیں۔ اگر والدین سچائی، ایمانداری، تحمل، اور انصاف کا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں تو بچے بھی انہی اصولوں کو اپناتے ہیں۔ والدین کو اپنے کردار اور عمل سے بچوں کے سامنے ایک مثالی شخصیت پیش کرنی چاہیے، تاکہ بچے ان سے متاثر ہو کر بہتر اخلاق اور رویے اپنائیں۔ بچوں کی اخلاقی تربیت کی بنیاد اس وقت رکھی جاتی ہے جب والدین انہیں اچھے اخلاق، عزت، اور دوسروں کے حقوق کا احترام سکھاتے ہیں۔ والدین کو بچوں کو یہ سکھانا چاہیے کہ ہر انسان کا ایک عزت و مقام ہے اور دوسروں کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آنا اسلامی اور اخلاقی اصولوں کا حصہ ہے۔ ارشاد نبوی ہے کہ:

" انسان کی عظمت اس کی دین داری میں ہے ، اس کی مروت اس کی

عقل ہے اور اس کا حسب اس کے اخلاق ہیں - "



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

دانش نوازی اور خرد افروزی کا کیا زبردست انداز ہے، ایک صحابی میں خرد و دانش کا یہ جلوہ دیکھ کر حضور ﷺ نے ان کی تحسین اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا:

انک فیک خصلتین یحبهما اللہ الحلم والاناة -6

تم میں دو ایسی خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ یہ دو عادتیں حلم و بردباری ہے۔

ایک دوسری حدیث میں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ " -7

مومن اپنے حسن اخلاق سے دن میں روزہ رکھنے والے اور رات میں عبادت کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔

عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

«مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ» -8

(روز قیامت) میزان میں حسن اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہ ہوگی، بااخلاق شخص جو دلوں کو فتح کر لے وہی فاتح زمانہ۔ اچھے اخلاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب اور مقرب بننے کا بہترین ذریعہ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا -9

میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہترین ہوں

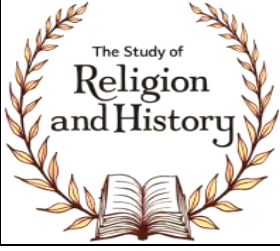
بچوں میں برابری اور عدل و انصاف کرنا

والدین و مربی اگر بچوں میں عدل کریں تو وہ حسد کا شکار نہ ہونگے، اس لئے نبی کریم ﷺ نے عدل و

مساوات کا حکم دیا۔ اور ایسا کرنے والوں پر شدید نکیر کی۔¹⁰

ان اسباب کا ازالہ کرنا جو حسد کا ذریعہ بنتے ہیں جن میں سے یہ بھی ہے کہ نئے بچے کی آمد سے پہلے ہی بچے کے ساتھ ایسا معاملہ کیا جائے جس سے اسے یہ احساس ہو کہ وہ اب بھی ماں باپ کا منظور نظر ہے، اسی طرح ایسے کلمات استعمال نہیں کرنے چاہئے جن سے ان میں عداوت پیدا ہو، نہ لینے دینے میں تفریق کرنا چاہئے، حضور اکرم ﷺ نے حسد کرنے سے روکا اسے نیکیاں کھانے والا بتلایا۔ اس کی وجہ سے خیر دور ہو جاتی۔ حسد

کرنے والے کو اپنے سے دور بتلایا۔ جس طرح ایلو اشہد کو خراب کر دیتا ہے اسی طرح حسد ایمان کو۔¹¹



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

بچوں کو معاشرتی بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لیے والدین، اساتذہ، اور معاشرتی رہنماؤں کو بچوں کی تربیت میں فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔ اسلامی تعلیمات، اچھی صحبت، مثبت کردار، اور محبت بھرے ماحول کے ذریعے بچوں کو صحیح راستے پر چلنے کی ترغیب دی جاسکتی ہے۔ بچوں کی تعلیم اور شعور میں اضافہ کر کے اور میڈیا کے محفوظ استعمال کی تربیت دے کر انہیں معاشرتی برائیوں سے بچایا جاسکتا ہے، تاکہ وہ ایک بہتر انسان اور معاشرے کا مفید رکن بن سکیں۔

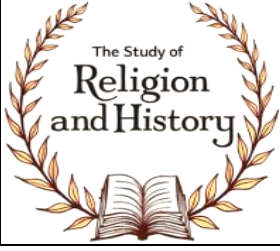
دینی تعلیم و تربیت میں والدین کا کردار

اپنی اولاد کو کامل مسلمان بنانے کے لئے زیور علم دین سے آراستہ کرنا بے حد ضروری ہے مگر آہ! آج دینی تعلیم کا رجحان نہ ہونے کے برابر ہے۔ اپنے ہونہار بچوں کو دنیاوی علوم و فنون تو خوب سکھائے جاتے ہیں مگر سنتیں سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اگر بچہ ذرا ذہین ہو تو اس کے والدین کے دل میں اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہیں اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے اس کی دینی تربیت سے منہ موڑ کر مغربی تہذیب کے نمائندہ اداروں کے مخلوط ماحول میں تعلیم دلوانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے اعلیٰ تعلیم کی خاطر کفار کے حوالے کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ اور اگر بچہ کند ذہن ہے یا شرارتی ہے یا معزور ہے تو جان چھڑانے کے لئے اسے کسی دارالعلوم یا جامعہ میں داخلہ دلا دیا جاتا ہے۔

بظاہر اسکی وجہ یہی نظر آتی ہے کہ والدین کی اکثریت کا مطمح نظر محض دنیاوی مال و جاہ ہوتی ہے، اخروی مراتب کا حصول ان کے پیش نظر نہیں ہوتا۔ والدین کو چاہئے کہ پہلے اپنی اولاد کو ضروری دینی تعلیم دلوائیں اسے کم از کم نماز و روزہ کے مسائل، دیگر فرائض و واجبات، حلال حرام، خرید و فروخت، اجارہ یعنی اجرت پر خدمت لینے یا دینے، حقوق العباد وغیرہ کے شرعی احکام سکھادیئے جائیں۔¹⁵

بہادری کی تعلیم دینا

والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت اس طرح کریں کہ ان تمام امور میں بہادری اور شجاعت کی جھلک نمایا ہو۔ یہ تربیت پہلے ماں سے لے کر سن تمیز تک اور اس کے بعد تک ہوگی۔ لیکن میرا خیال ہے کہ کوئی بھی گھر نہ ایسا نہیں جو اس طرف توجہ دیتا ہو بلکہ جب بچہ رونے لگتا ہے تو ماں اسے خاموش کرانے کیلئے تمام



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

وسائل استعمال کرتی ہے خواہ اسے کسی چیز سے ڈرانا پڑے بلکہ بعض اوقات ڈرانے کا عمل دیگر تمام وسائل پر غلبہ آجاتا ہے اور ماں سمجھتی ہے کہ وہ اچھا کر رہی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ بچہ اس قسم کی تربیت پر پروان چڑھے گا تو وہ کمزور ڈرپوک اور بزدل ہو گا وہ ہر چیز سے خوف محسوس کرے گا حتیٰ کہ وہ اپنے سائے سے بھی ڈر جائے گا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ابتدا ہی سے بچوں کے اندر جرات اور بہادری کی صفت پیدا کرنے تاکیدی فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیں بچوں کی جسمانی مشق کرانے اور ان کے جسم طاقتور بنانے کی تعلیم دی ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

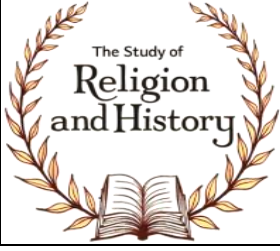
المومن القوا خيرو وواحب الى الله من المومن الضعيف۔¹⁶

اللہ تعالیٰ کے نزدیک طاقتور مومن کمزور مومن کی نسبت زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہے۔

اس مقصد کے لئے عرب خاندان اسلام سے قبل اپنے بچوں کو دوسرے قبیلوں سے دودھ پلواتے تھے اور سمجھتے تھے کہ بچہ جوان ہو کر طاقتور اور بہادر بنے گا اور کسی چیز سے خوف محسوس نہیں کرے گا۔ عربوں کے اس فعل کی تصدیق اس سے بھی ہوتی ہے۔ آپ ﷺ کو بھی قبیلہ بنو سعد کے دیہات میں دودھ پلویا گیا تھا تاکہ آپ ﷺ بہادر اور طاقتور بنیں۔ نبی ﷺ بچپن میں بہت زیادہ جری اور بہادر تھے۔ بالغ ہونے سے قبل ہی نبی ﷺ جنگ میں شریک ہو چکے تھے۔ جنگ خیبر میں آپ ﷺ اپنے چچا کو تیر دے رہے تھے۔

حضرت شعبیؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے جنگ احد کے دن اپنے بیٹے کو ایک تلوار دی جسے وہ اٹھا نہیں سکتا تھا تو اس عورت نے چمڑے کے تسمے سے وہ تلوار اس کے بازو کے ساتھ مضبوط بانڈھ دی۔ پھر اسے لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا بیٹا آپ کی طرف سے لڑائی کرے گا۔ پھر آپ ﷺ نے اس بچے سے کہا اے بیٹے! یہاں حملہ کرو۔ اے بیٹے! یہاں حملہ کرو، بالآخر وہ زخمی ہو کر گر گیا۔ پھر اسے حضور ﷺ کی خدمت میں لا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے بیٹے! شاید تم گھبرا گئے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! نہیں۔¹⁷

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت عمیر بن ابی وقاصؓ کو چھوٹا سمجھ کر غزوہ بدر میں جانے سے روک دیا۔ تو حضرت عمیرؓ نے لگے تو حضور ﷺ نے ان کو اجازت دے دی۔



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

آدابِ معاشرہ و مجلس کی تربیت میں والدین کا کردار

آدابِ معاشرہ و مجلس کی تربیت بچوں کی شخصیت سازی اور ان کے معاشرتی رویے کی بنیاد ہوتی ہے۔ یہ آداب وہ اصول اور رویے ہیں جن پر عمل کرتے ہوئے فرد معاشرتی زندگی کا حصہ بنتا ہے اور دوسروں کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آتا ہے۔ بچوں کو ان آداب کی تربیت دینے میں والدین کا کردار کلیدی ہوتا ہے، کیونکہ بچے ابتدائی زندگی میں اپنے والدین سے سیکھتے ہیں اور ان کے رویے کو اپناتے ہیں۔ سلام کرنا بہت اعلیٰ کام ہے اور اس سے آپس میں محبت بھی بیدار ہوتی ہے اور مسلمان پر فرض بھی ہے کہ وہ اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو سلام کرے اگرچہ وہ ایک دوسرے کو جانتے بھی نہ ہوں۔ اور سلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک

میں بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ارشادِ بانی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا
غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَتَسَلِّمُوا عَلَى

أَهْلِهَا-18

”اے ایمان والو تم اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل مت ہو جب تک کہ اجازت حاصل نہ

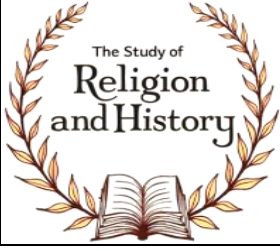
کر لو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو“ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

عن ابی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ ﷺ لا تدخلون الجنة حتی تؤمنوا و
لا تؤمنوا حتی تحابوا، أولا أدلکم علی شیء اذا فعلتموه تحاببتم؟

افشوا السلام بینکم-19

تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکو گے جب تک مومن نہ بن جاؤ اور تم مومن اس وقت تک نہیں بن سکتے جب تک تم آپس میں صحبت نہ کرو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دو جو تم اختیار کرو تو آپس میں محبت کرنے لگ جاؤ گے (وہ) ہے آپس میں سلام کو عام کرو۔

آدابِ معاشرہ و مجلس کی تربیت میں والدین کا کردار ناقابل فراموش ہے۔ والدین کی تربیت بچوں کو اچھا انسان اور معاشرتی فرد بننے میں مدد دیتی ہے۔ اسلامی اور اخلاقی اصولوں کے مطابق بچوں کو معاشرتی اور مجلس کے آداب سکھانا ان کی زندگی میں مثبت اثرات ڈال سکتا ہے اور انہیں معاشرتی بیماریوں سے دور رکھنے میں بھی



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

مددگار ثابت ہوتا ہے۔ سلام کے آداب سکھانے چاہیے تاکہ بچہ کسی کے ساتھ اچھی بات چیت کرنے کا عادی بن جائے تو سلام کے آداب جو حدیث رسول ﷺ نے بیان کیے ہیں وہ یہ ہیں کہ:

سوار پیدل چلنے والے کو اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

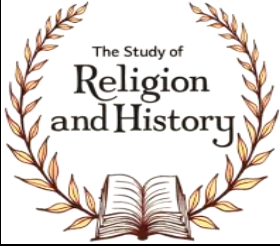
عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لیسلم الراكب علی الماشی
والماشی علی القاعد والقلیل علی الكثير - 20

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ، سوار آدمی پیدل چلنے والوں کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرے اور تھوڑی تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں (اور ایک دوسری روایت یہ ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے)

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو قدر و منزلت میں یا ہر کام میں چھوٹا ہے وہ پہل کرے اور یہ بھی واضح ہو گیا ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے تو ہمیں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو اس حدیث کے تحت تربیت دیں تاکہ ہمارے بچے صحیح اور درست راستے پر چل سکیں اور بڑوں کی عزت کرنے میں پہل کریں۔ بچوں کو اس طرح سے سلام کرنے سے روکنا جس میں دوسروں کے ساتھ مشابہت ہو: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

عن عمرو بن شعیب قال قال رسول اللہ ﷺ: لیس منا من تشبه بغيرنا لا
تشبهوا بالیہود ولا بالنصارى، فان تسلم الیہود الاشارة بالأضباع،
وتسلم النصارى الاشارة بالأکف۔ 21

حضرت عبد بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو دوسروں کی مشابہت اختیار کرے نہ یہود کے ساتھ مشابہت اختیار کرے اور نہ عیسائیوں کے ساتھ اس لیے کہ یہود کے سلام کا طریقہ انگلیوں سے اشارہ ہے اور عیسائیوں کا سلام صرف ہاتھ سے اشارہ کرنا ہے۔



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

اس ممانعت کا مقصد ہے کہ مسلمانوں کی خصوصیات کو دوسروں سے ہر قسم کے معاملات میں ممتاز اور الگ تھلگ رکھا جائے بچے کو یہ سکھانا چاہیے کہ سلام کرنے میں پہل کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ حدیث نبوی ﷺ

قال رسول الله ﷺ من اجاب السلام فهو له ومن لم يجيب فلا شيء له-22

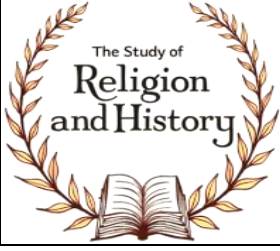
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سلام کا جواب دیا تو یہ اس کے لیے باعث اجر ہے اور جس نے جواب نہ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے یہ بات ہر مربی کیلئے فرض ہے کہ وہ بچوں کو سلام کے متعلق تمام آداب سے آگاہ کریں کیونکہ یہ مسلمانوں کا شعار ہے اور نیکیوں میں اضافے کا سبب ہوتا ہے۔ آج ہمارے اوپر دینی رنگ کی بجائے یہود و نصاریٰ کا رنگ غالب آرہا ہے اور ہم مسلمان ہونے کے باوجود بھی ان کی ثقافت کو اپناتے ہیں حالانکہ ہمیں چاہیے تھا کہ ہم مسلمان ہیں اور اپنی الگ ثقافت کے مالک ہیں اسے ترویج دیں۔

بچوں کے ساتھ محبت اور اعتماد کا ماحول اور والدین کا کردار:

ایک محبت بھر اور اعتماد پر مبنی ماحول بچوں کی تربیت کے لیے بے حد اہم ہے۔ جب والدین بچوں کو پیار اور توجہ دیتے ہیں اور ان کی بات سنتے ہیں، تو بچے خود اعتمادی محسوس کرتے ہیں اور اخلاقی طور پر مضبوط ہوتے ہیں۔ اس سے بچوں کو صحیح اور غلط میں تمیز کرنے میں مدد ملتی ہے اور وہ اپنے فیصلے بہتر انداز میں کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ بچوں کے ساتھ والدین کا تعلق صرف حکم دینے کا نہیں ہونا چاہیے، بلکہ والدین کو بچوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جب بچے اپنے والدین کو اپنا دوست سمجھتے ہیں، تو وہ اپنے مسائل اور خیالات کھل کر شیئر کرتے ہیں اور والدین انہیں بہتر راہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔

حاصل کلام

اس تحقیقی مقالے کے مطالعہ سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ اسلام میں بچوں کی تربیت محض ایک سماجی ضرورت یا دنیاوی ذمہ داری نہیں، بلکہ ایک اہم ترین دینی فریضہ اور والدین پر عائد ہونے والا شرعی قرض ہے۔ بچہ فطری طور پر ایک سفید کاغذ یا نرم شاخ کی مانند ہوتا ہے؛ مربی اور والدین اسے جس رخ پر چاہیں موڑ سکتے ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں تربیتِ اولاد کا اصل مقصد انہیں نہ صرف دنیاوی فتنوں سے بچانا ہے، بلکہ ان کی ایسی



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

کردار سازی کرنا ہے کہ وہ جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں اور ایک بااخلاق، نڈر اور بااعتماد مسلمان کے طور پر معاشرے کے لیے نفع بخش ثابت ہوں۔

مقالے کا لب لباب یہ ہے کہ بچوں کی شخصیت اور اخلاقیات کی بنیاد گھر میں ہی رکھی جاتی ہے، جہاں والدین کا رویہ، ان کی باہمی محبت اور عدل و انصاف کلیدی اہمیت رکھتے ہیں۔ تربیت محض زبانی نصیحتوں کا مجموعہ نہیں، بلکہ یہ والدین کے اپنے عمل اور گھر کے پاکیزہ ماحول کا عکس ہوتی ہے۔ والدین کی ذمہ داری صرف بچوں کی مادی اور جسمانی ضروریات پوری کرنے تک محدود نہیں، بلکہ ان کی روحانی بالیدگی اور اخلاقی اقدار کی منتقلی ان کا اصل امتحان ہے۔ جب والدین خود کو ایک عملی نمونہ بنا کر پیش کرتے ہیں اور دینی و دنیاوی تعلیم کے درمیان ایک متوازن شاہراہ متعین کرتے ہیں، تو وہ ایک ایسی نسل تیار کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں جو اخلاقی طور پر مضبوط، ذہنی طور پر بیدار اور دین و دنیا دونوں میں سرخرو ہوتی ہے۔ الغرض، والدین کے آج کے بوئے ہوئے اخلاقی بیج ہی کل کے پرامن اور صالح معاشرے کی بنیاد بنتے ہیں۔

سفارشات

مقالے کے حاصل مطالعہ کی روشنی میں مندرجہ ذیل تجاویز و سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

والدین اور مرہبین کی علمی و عملی تربیت

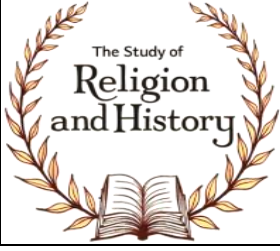
والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ بچوں کی تربیت سے قبل خود تربیتِ اولاد کے اسلامی اصولوں، نفسیات اور اسلوبِ نبوی ﷺ کا مطالعہ کریں۔

والدین کو چاہیے کہ وہ نصیحت سے زیادہ اپنے عمل پر توجہ دیں، کیونکہ بچہ وہی سیکھتا ہے جو وہ اپنے بڑوں کو کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔

گھریلو ماحول کی نظریاتی و روحانی اصلاح

گھروں کو باہمی لڑائی جھگڑوں اور تلخیوں سے پاک رکھا جائے۔

گھر میں تلاوتِ قرآن، نماز کی پابندی اور مسنون دعاؤں کا باقاعدہ اہتمام کیا جائے تاکہ بچہ ایک مادی ماحول کے بجائے روحانی ماحول میں پروان چڑھے۔



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](https://doi.org/10.3006-3329)

ISSN E : [3006-3337](https://doi.org/10.3006-3337)

نظامِ تعلیم و نصاب میں توازن

تعلیمی اداروں اور پالیسی سازوں کو چاہیے کہ وہ نصابِ تعلیم میں دنیاوی علوم کے ساتھ ساتھ "اخلاقیات" اور "سیرتِ طیبہ" کو لازمی مضمون کے طور پر شامل کریں۔
تعلیم کا مقصد صرف ڈگری کا حصول نہیں بلکہ ایک باکردار انسان کی تخلیق ہونا چاہیے۔

جدید ٹیکنالوجی کا حکیمانہ استعمال

بچوں کو ڈیجیٹل میڈیا اور سوشل میڈیا کے بے جا استعمال سے بچانے کے لیے "فلٹرنگ" کے بجائے "شعور" (Awareness) پیدا کیا جائے۔

والدین بچوں کی آن لائن سرگرمیوں کی نگرانی جاسوسی کے طور پر نہیں بلکہ ایک شفیق دوست اور راہنما کے طور پر کریں۔

سماجی عدل اور معنوی حقوق کی پاسداری

والدین صرف مادی چیزوں (لباس، خوراک) میں ہی نہیں بلکہ توجہ، پیار اور وقت دینے میں بھی تمام بچوں کے درمیان مکمل برابری برقرار رکھیں۔

بچوں کی حوصلہ شکنی کے بجائے ان کی چھوٹی چھوٹی نیکیوں اور کامیابیوں پر ان کی تحسین کی جائے۔

معاشرتی برائیوں کا سدباب

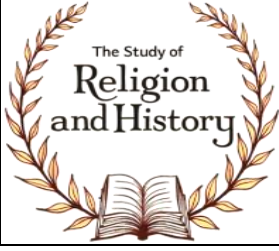
بچوں کو بری صحبت اور گندے ماحول سے دور رکھنے کے لیے انہیں متبادل کے طور پر صحت مند تفریح اور تعمیری سرگرمیاں فراہم کی جائیں۔

بچوں میں "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کا جذبہ پیدا کیا جائے تاکہ وہ معاشرے کے ایک فعال اور مصلح رکن بن سکیں۔

حوالہ جات

1- التحریم: 6

2- البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دار السلام للنشر والتوزیع، ریاض، سعودی عرب، ط: ثانیہ، 1419ھ، حدیث نمبر: 422



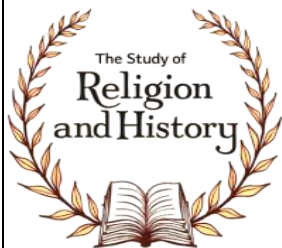
THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

- 3- بيهقي، أحمد بن الحسين بن علي بن موسى، سنن بيهقي، جامعة الدراسات الإسلامية، كراچی 1989، حديث نمبر 42
- 4- ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزويني، السنن، دار لكتب العلمية، بيروت، لبنان، 1998، حديث نمبر: 3679-
- 5- احمد بن حنبل، المسند، مؤسسة الرسالة، ط اول، 2001، ج 2، ص 50
- 2- السجستاني، ابو داؤد سليمان بن الاشعث بن اسحاق، سنن ابى داؤد، دار السلام للنشر والتوزيع، رياض، سعودى عرب، 1430هـ- حديث نمبر 484
- 3- الدراري، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل، سنن الدراري، دار احياء التراث العربى، بيروت، رقم الحديث: 3848
- 6- القشيري، ابو الحسن مسلم بن الحجاج، صحيح المسلم، دار السلام للنشر والتوزيع، رياض، سعودى عرب، ط: ثنائيه، 1421هـ، كتاب الايمان باب الامر بالايان بالله تعالى، ج 1، ص: 35
- 7- السجستاني، ابو داؤد سليمان بن الاشعث بن اسحاق، سنن ابى داؤد، كتاب الايمان، باب في حسن الخلق، رقم الحديث 4798 -
- 8- السجستاني، ابو داؤد سليمان بن الاشعث بن اسحاق، سنن ابى داؤد، كتاب الايمان، باب في حسن الخلق، رقم الحديث 4799 -
- 9- البخارى، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل، صحيح البخارى، رقم الحديث 3559 -
- 10- منذرى، ابو محمد عبد العظيم بن عبد القوي، التغييب والترهيب، دار لكتب العلمية، بيروت، لبنان، 1995، ج 4: 325
- 11- البخارى، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل، صحيح البخارى، حديث نمبر: 445-
- 12- التبريزي، محمد بن عبد الله الخطيب العمري (تحقيق: محمد ناصر الدين الباني)، مشکوٰۃ المصابيح، المكتب الاسلامى، بيروت، 1985، ج 2 / 627-
- 13- شهيد، محمد حبيب الله، تربيت اولاد، مكتبة الحبيب، كراچى، پاکستان: ص: 21-
- 14- السجستاني، ابو داؤد سليمان بن الاشعث بن اسحاق، سنن ابى داؤد، حديث نمبر: 590-
- 15- البخارى، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل، صحيح البخارى، حديث نمبر: 2234-
- 16- الخرائطى، ابو بكر محمد بن جعفر، مكارم الاخلاق ومعالها ومحمود طرقتها، دار الافاق العربيه، قاهره، مصر، ط: اولى، 1419هـ- 2 / 541
- 17- القشيري، ابو الحسن مسلم بن الحجاج، صحيح المسلم، دار السلام للنشر والتوزيع، رياض، 1421هـ-، الصحيح، حديث نمبر: 2664-
- 18- سورة النور: 27
- 19- القشيري، ابو الحسن مسلم بن الحجاج، صحيح المسلم، دار السلام للنشر والتوزيع، رياض، 1421هـ-، كتاب الايمان، باب لا يدخل، حديث 54
- 20- الشيباني، ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل، مسند، مؤسسة الرسالة، بيروت، 1421هـ-، مسند ابى هريره، حديث 8312، ج 14، ص 6
- 21- الترمذى، ابو عيسى محمد بن عيسى بن سورة بن موسى بن الضحاک، سنن ترمذى، دار السلام للنشر والتوزيع، رياض، 1420هـ-، كتاب الاستيذان والادب عن رسول الله ﷺ، باب ماجاء في كراهية اشارة اليد في الاسلام، حديث نمبر 2695



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

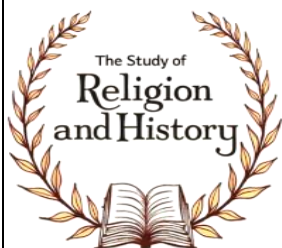
Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](https://doi.org/10.3006-3329)

ISSN E : [3006-3337](https://doi.org/10.3006-3337)

22- الشيباني، ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل، مسند امام احمد بن حنبل حديث 15666، ج 24، ص

1. Al-Tahrim: 6
2. 22 Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, Darussalam Lilnashr Wat-Tawzi, Riyadh, Saudi Arabia, 2nd edition, 1419H, Hadith No: 422
3. Al-Bayhaqi, Ahmad bin Al-Husayn bin Ali bin Musa, Sunan Al-Bayhaqi, Jami'ah Ad-Dirasat Al-Islamiyah, Karachi, 1989, Hadith No: 42
4. Ibn Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid Al-Qazwini, As-Sunan, Darul Kutub Al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, 1998, Hadith No: 3679
5. Ahmad bin Hanbal, Al-Musnad, Mu'assasat Ar-Risalah, 1st edition, 2001, Vol 2, p. 50
6. As-Sijistani, Abu Dawud Sulayman bin Al-Ash'ath bin Ishaq, Sunan Abi Dawud, Darussalam Lilnashr Wat-Tawzi, Riyadh, Saudi Arabia, 1430H, Hadith No: 484
7. Ad-Darimi, Abu Muhammad Abdullah bin Abdurrahman bin Al-Fadl, Sunan Ad Darimi, Dar Ihya At-Turath Al-Arabi, Beirut, Hadith No: 3848
8. Al-Qushayri, Abu Al-Hasan Muslim bin Al-Hajjaj, Sahih Muslim, Darussalam Lilnashr Wat-Tawzi, Riyadh, Saudi Arabia, 2nd edition, 1421H, Kitab Al-Iman, Bab Al-Amr Bil-Iman Billahi Ta'ala, Vol 1, p. 35
9. As-Sijistani, Abu Dawud Sulayman bin Al-Ash'ath bin Ishaq, Sunan Abi Dawud, Kitab Al-Iman, Bab Fi Husn Al-Khuluq, Hadith No: 4798
10. As-Sijistani, Abu Dawud Sulayman bin Al-Ash'ath bin Ishaq, Sunan Abi Dawud, Kitab Al-Iman, Bab Fi Husn Al-Khuluq, Hadith No: 4799
11. Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, Hadith No: 3559
12. Al-Mundhiri, Abu Muhammad Abdulazim bin Abdulqawi, At-Tarhib Wat-Tarhib, Darul Kutub Al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, 1995, Vol 4, p. 325
13. Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, Hadith No: 445
14. At-Tabrizi, Muhammad bin Abdullah Al-Khatib Al-Umari (Tahqiq: Muhammad Nasiruddin Al-Albani), Mishkat Al-Masabih, Al-Maktab Al-Islami, Beirut, 1985, Vol 2, p. 627
15. Shaheed, Muhammad Habibullah, Tarbiyat Awlad, Maktabah Al-Habib, Karachi, Pakistan, p. 21
16. 14 As-Sijistani, Abu Dawud Sulayman bin Al-Ash'ath bin Ishaq, Sunan Abi Dawud, Hadith No: 590
17. Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, Hadith No: 2234



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

18. Al-Khara'iti, Abu Bakr Muhammad bin Ja'far, Makarim Al-Akhlaq Wa Ma'aliha Wa Mahmud Turuqiha, Dar Al-Afaq Al-Arabiyyah, Cairo, Egypt, 1st edition, 1419H, Vol 2, p. 541
19. Al-Qushayri, Abu Al-Hasan Muslim bin Al-Hajjaj, Sahih Muslim, Darussalam Lilnashr Wat-Tawzi, Riyadh, 1421H, As-Sahih, Hadith No: 2664
20. Surah An-Nur: 27
21. Al-Qushayri, Abu Al-Hasan Muslim bin Al-Hajjaj, Sahih Muslim, Darussalam Lilnashr Wat-Tawzi, Riyadh, 1421H, Kitab Al-Iman, Bab La Yadhkhul, Hadith No: 54
22. Ash-Shaybani, Abu Abdullah Ahmad bin Muhammad bin Hanbal, Musnad, Mu'assasat Ar-Risalah, Beirut, 1421H, Musnad Abi Hurayrah, Hadith No: 8312, Vol 14, p. 6
23. At-Tirmidhi, Abu Isa Muhammad bin Isa bin Surah bin Musa bin Adh-Dhahak, Sunan At-Tirmidhi, Darussalam Lilnashr Wat-Tawzi, Riyadh, 1420H, Kitab Al Isti'than Wal-Adab An Rasul □, Bab Ma Ja'a Fi Karihati Isharat Al-Yad Fi Al-Islam, Hadith No: 2695
24. Ash-Shaybani, Abu Abdullah Ahmad bin Muhammad bin Hanbal, Musnad Imam Ahmad bin Hanbal, Hadith No: 15666, Vol 24, p. 439